



[۱] زانی کی حد کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے (مقرر کردہ) حدود سے تجاوز کرے گا، اسے وہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے

(النساء: 14)

نبی کریم ﷺ کا فرمان:

أَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ

خواہ کوئی دور کا ہو یا قریبی ہو اللہ کا حکم قائم کرو۔

سنن ابن ماجہ: ۲۴۵۰، قال ابوالبابی فی "السلسلة الصحيحة" 278/2

اگر زانی کنوار اور آزاد ہو تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اس کے بعد اس کو ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے گا۔

لغوی وضاحت: لفظ حدود یہ حد کی جمع ہے اس کا معنی ہے رکاوٹ باب حد یحد [نصر] حد مقرر کرنا باب حد یحد [تفعیل] حدود قائم کرنا۔ شرعی تعریف: ایسی سزا جو اللہ تعالیٰ کا حق ہونے کی وجہ سے مقرر ہو۔ اس سے تعزیر غیر مقرر سزا اور قصاص وغیرہ خارج ہیں،

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَشْهَدَ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

زانی عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ *۵ اور اللہ کے دین کے معاملہ میں تم کو ان پر ترس نہ آئے۔ اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے

(النور: 2)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَفْضُ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ ، وَقَالَ الْآخَرُ ، وَكَانَ أَفْقَهُهُمَا : أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَفْضُ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ ، إِذْ ذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ : تَكَلَّمْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ ، وَجَارِيَةٍ لِي ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ ، وَتَعْرِيبَ عَامٍ ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى أَمْرَاتِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بَكْتَابِ اللَّهِ : أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ ، فَرَدُّ إِلَيْكَ ، وَجَلْدَ ابْنَهُ مِائَةً ، وَغَرَبَهُ عَامًا ، وَأَمْرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيِّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ ، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا ، فَاعْتَرَفَتْ ، فَرَجَمَهَا

حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد الجہنی فرماتے ہیں کہ دو شخص اللہ کے نبی ﷺ کے پاس جھگڑا لیکر آئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ اور دوسرا جو کچھ سمجھتا تھا اس نے بھی اسی طرح کہا، اور کہا کہ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں

آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیان کرو۔ وہ بولا میرا بیٹا اس کے یہاں مزدوری پر کام کرتا تھا اسکی اہلیہ سے زنا کا مرتکب ہو گیا ہے اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے تو میں نے اس کو فدیہ میں ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر اسکی جان چھڑائی۔ اس کے بعد میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس عورت کو سزا رجم ہے [یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے عین مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکری تمہیں واپس لوٹائی جائیں گی اور تیرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ اے انیس تم اس آدمی کی اہلیہ کے پاس جاؤ اگر وہ اسکا اعتراف کر لے تو اسکو رجم کر دو۔

صحیح البخاری: ۲۶۹۵

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: «خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ».

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سیکھ لو اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ بنادیا ہے، کنواری لڑکی کو ناکرے لڑکے کے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اگر شادی شدہ عورت کے ساتھ شادی شدہ مرد زنا کرے تو اسکی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔

صحیح مسلم: ۱۶۹۰

[۲] اگر عورت شادی شدہ ہے تو اس کو کنواری کی طرح کوڑے مارے جائیں گے پھر رجم کیا جائے گا حتیٰ کہ اسے موت آجائے۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: «خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ».

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سیکھ لو اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ بنادیا ہے، کنواری لڑکی کو ناکرے لڑکے کے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اگر شادی شدہ عورت کے ساتھ شادی شدہ مرد زنا کرے تو اسکی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔

صحیح مسلم: ۱۶۹۰

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان آدمی [معاذ سلمی رضی اللہ عنہ] رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے وہ باوازا بلند کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ نے ان سے منہ پھیر لیا اسی طرح اس شخص نے چار مرتبہ آکر اقرار کیا یوں اس نے جب اپنے آپ پر چار مرتبہ گواہیاں دے دیں تو آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کیا تو پاگل ہو گیا ہے؟ وہ بولے نہیں آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے اس نے کہا ہاں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔

صحیح البخاری: ۶۸۱۵

رجم کی آیت قرآن میں موجود تھی پھر اسے منسوخ کر دیا گیا لیکن اس کا حکم ابھی بھی باقی ہے وہ آیت یہ ہے:

الشیخ والشیخہ اذانیا فارجموها

بوڑھا مرد اور عورت جب بدکاری کریں تو انہیں رجم کرو۔

[۳] عورت کا ایک مرتبہ بھی اقرار کرنا کافی ہے۔

وَأَمَرَ أُتَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ ، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا ، فَأَعْتَرَفَتْ ، فَرَجَمَهَا

اے انیس تم اس آدمی کی اہلیہ کے پاس جاؤ اگر وہ اس کا اعتراف کر لے تو اس کو رجم کر دو۔

صحیح البخاری: ۲۶۹۵

[۴] چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اقرار اور شہادت میں ایک شرمگاہ کا دوسری شرمگاہ میں دخول کی

صراحت موجود ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَاللَّائِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا

اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں روکے رکھو یہاں تک کہ موت ان کا وقت پورا کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی راہ نکال دے

(النساء: 15)

دوسری جگہ فرمایا:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کریں ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو وہ فاسق ہیں

(النور: 4)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان آدمی [ما عزالسملی] رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے وہ باوازا بلند کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ نے ان سے منہ پھیر لیا اسی طرح اس شخص نے چار مرتبہ آکر اقرار کیا یوں اس نے جب اپنے آپ پر چار مرتبہ گواہیاں دے دیں تو آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کیا تو پاگل ہو گیا ہے؟ وہ بولے نہیں آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے اس نے کہا ہاں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔

صحیح البخاری: ۶۸۱۵

[۵] [حد زنا] شہادت پیدا ہو جانے سے اور اقرار سے رجوع کر لینے سے ساقط ہو جائے گی۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - « لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بَغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا »

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر دلیل کے رجم کرتا تو اس عورت {عجلائی کی بیوی} کو رجم کر دیتا۔
صحیح مسلم: ۳۸۳۳

عن أبي هريرة فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيٌ جَمَلٍ فَضْرَبَهُ بِهِ وَضْرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : « هَلَا تَرَ كُتْمُوهُ »

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب معاذ اسلمی رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ گناہ کا اعتراف کر لیا تو انہیں ایک پتھر لے میدان میں لے جا کر رجم کیا گیا، جب انہوں نے پتھر لگنے کی تکلیف محسوس کی تو جلدی سے بھاگ نکلے، وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس کے پاس اونٹ کے جڑے کے ہڈی تھی اس نے اسے ہڈی کے ساتھ مارا اور لوگوں نے بھی مارا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا چنانچہ اس کا ذکر اللہ کے رسول کے پاس ہوا کہ اس نے جب پتھر لگنے کی وجہ سے موت کو محسوس کیا تو بھاگ گیا تھا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں نے اسے کیوں نہ چھوڑا؟
ابوداؤد (145/4)، رقم (4419) ارواء الغلیل: ۲۳۶۰

[۶] عورت کے باکرہ یا شرمگاہ ملی ہوئی ہونے کی وجہ سے اور مرد کے ذکر کئے ہوئے یا نامرد ہونے کی وجہ سے {حد} ساقط ہو جائے گی۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِعَلِيٍّ : اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ ، فَاتَاهُ فَإِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : اخْرُجْ ، فَنَاولَهُ يَدَهُ ، فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ ، فَكَفَّ عَنْهُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَأَخْبَرَهُ ، فَحَسَّنَ فِعْلَهُ»

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو ایک آدمی کو قتل کرنے کے لئے روانہ کیا وہ شخص ماریہ قبلیہ کے پاس جایا کرتا تھا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ پانی میں نہا رہا تھا۔ انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پانی سے باہر نکالا تو کیا دیکھا کہ وہ تو مجبوب {جس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو} ہے۔ پھر اسے چھوڑ کر واپس آگئے اور آکر رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع دی۔
صحیح مسلم: ۲۷۷۱

[۷] حدود کے معاملات میں شفا رشتہ کرنا حرام ہے۔ اور رجم کئے جانے والے کے لئے سینے تک گڑھا کھودا جائے گا۔
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ « مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آ کر بیٹھے اور کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوں: جس شخص کی شفا رشتہ حدود الہی میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہو گئی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنے والا ہے۔

صحیح الجامع الصغیر: ۴۳۸، ارواء الغلیل: ۲۳۱۸، ابوداؤد،

عَنْ عَائِشَةَ الْمَرْوَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- « أَنْتُمْ شَفَعْتُمْ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ »

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مخزومی عورت نے چوری کی تو اس کے گھر والوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس معاملہ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بات کرنے کی جرات نہیں کر سکتا چنانچہ انکے کہنے پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے انہیں {ڈانٹتے ہوئے} فرمایا کیا تو اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے معاملے میں شفا رش کرتا ہے۔
صحیح مسلم: ۴۵۰۵

فَجَاءَتِ الْعَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي. وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى. قَالَ «إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي». فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي حِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ. قَالَ «اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطَمِيهِ». فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةً خُبِزٍ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ. فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحْفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا

پس غامدیہ آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے زنا کیا ہے پس آپ مجھے پاک کر دیں تو آپ ﷺ نے اس کو لوٹا دیا پھر وہ دوسرے دن آئی اور اس نے کہا کہ اے اللہ رسول ﷺ آپ مجھے کیوں لوٹا رہے ہیں شاید آپ مجھ کو اسی طرح لوٹانا چاہتے ہیں جس طرح ماعز کو لوٹا دیا تھا پس اللہ کی قسم میں حاملہ ہوں، تو آپ ﷺ نے کہا تو لوٹ جا یہاں تک تو بچے کو جن دے جب اس نے بچے کو جتنا تو وہ اس کو چادر میں لپیٹ کر لائی اور کہا کہ یہ بچہ ہے جس کو میں نے جنا ہے تو آپ ﷺ نے کہا جا اس کو دودھ پلا یہاں تک وہ دودھ چھوڑ دے جب اس نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو وہ اپنے بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا پکڑا کر لائی اور کہا کہ اس نے دودھ پینا چھوڑ دیا ہے اور یہ اب کھانا کھانے لگا ہے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں میں سے کسی ایک شخص کو بچہ دیا پھر آپ ﷺ نے اس کے سینے تک ایک گڑھا کھودنے کا حکم دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو رجم کر دیں۔
صحیح مسلم: ۴۵۲۸

[۸] حاملہ کو وضع حمل سے پہلے رجم نہ کیا جائے اور اگر اس کے بچے کو دودھ پلانے والی کوئی عورت نہ ہو تو جب وہ اسے دودھ نہ پلا لے اسے رجم نہ کیا جائے۔

فَجَاءَتِ الْعَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي. وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى. قَالَ «إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي». فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي حِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ. قَالَ «اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطَمِيهِ». فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةً خُبِزٍ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ. فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحْفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا

پس غامدیہ آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے زنا کیا ہے پس آپ مجھے پاک کر دیں تو آپ ﷺ نے اس کو لوٹا دیا پھر وہ دوسرے دن آئی اور اس نے کہا کہ اے اللہ رسول ﷺ آپ مجھے کیوں لوٹا رہے ہیں شاید آپ مجھ کو اسی طرح لوٹانا چاہتے ہیں جس طرح ماعز کو لوٹا دیا تھا پس اللہ کی قسم میں حاملہ ہوں، تو آپ ﷺ نے کہا تو لوٹ جا یہاں تک تو بچے کو جن دے جب اس نے بچے کو جتنا تو وہ اس کو چادر میں لپیٹ کر لائی اور کہا کہ یہ بچہ ہے جس کو میں نے جنا ہے تو آپ ﷺ نے کہا جا اس کو دودھ پلا یہاں تک وہ دودھ چھوڑ دے جب اس نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو وہ اپنے بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا پکڑا کر لائی اور کہا کہ اس نے دودھ پینا چھوڑ دیا ہے اور یہ اب کھانا کھانے لگا ہے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں میں سے کسی ایک شخص کو بچہ دیا پھر آپ ﷺ نے اس کے سینے تک ایک گڑھا کھودنے کا حکم دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو رجم کر دیں۔
صحیح مسلم: ۴۵۲۸

[۹] حالت مرض میں سوشائے وغیرہ سے کوڑے مارنا جائز ہے۔

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ أَيْبَاتِنَا رَجُلٌ مُخْدَجٌ ضَعِيفٌ فَلَمْ يُرَعْ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُثُ بِهَا فَرَفَعَ شَأْنُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْلِدُوهُ ضَرْبَ مِائَةِ سَوْطٍ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُوَ أَوْضَعُ مِنْ ذَلِكَ لَوْ ضَرْبَتَاهُ مِائَةَ سَوْطٍ مَاتَ قَالَ فَخُذُوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً

حضرت سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک چھوٹا سا کمزور آدمی رہتا تھا وہ ہماری ایک لونڈی سے جرم زنا میں ملوث ہو گیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سو کوڑے مارو تو سب لوگ بول اٹھے اے اللہ کے رسول وہ تو نہایت کمزور اور لاغر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کے درخت کی ایک ایسی ٹہنی جو جس میں سوشائیں ہوں پھر اسے ایک ہی مرتبہ اس آدمی پر مار دو۔

ابن ماجہ: ۲۵۷۴، السلسلة الصحيحة: ۱۲۱۵ / ۶

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَإِنَّ أُمَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنَفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ « أَحْسَنْتَ »

ابو عبد الرحمن سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے { حضرت علی رضی اللہ عنہ } کو اس پر حد نافذ کرنے کے لئے بھیجا وہ کہتے ہیں کہ جب میں اس کے پاس آیا تو وہ ابھی ابھی حالت نفاس سے فارغ ہوئی تھی میں ڈر گیا کہ کہیں کوڑے لگانے کی وجہ سے وہ مرنے جائے لہذا اللہ تعالیٰ کا فرمان میں واپس جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا کیا۔

صحیح مسلم: ۴۵۴۷

[۱۰] جو شخص کسی مرد سے بد فعلی کرے اسے قتل کیا جائے گا اگرچہ وہ کنوارا ہی کیوں نہ ہو اسی طرح مفعول بہ کو بھی قتل کیا جائے گا جبکہ وہ رضامند ہو

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - « مَنْ وَحَدَّثُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمٍ لُوطٍ فَأَقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ »

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ اس کے فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

صحیح ابوداؤد: ۴۴۶۴، ارواء الغلیل: ۲۳۵۰

[۱۱] جو کسی جانور سے برائی کرے تو اس کو بھی سزا دی جائے گی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] : " مَنْ وَحَدَّثُمُوهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَأَقْتُلُوهُ ، وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جانور سے برائی کرے تو اسے اور جانور کو قتل کر دو۔

سنن الترمذی: 1479، ابوداؤد، ارواء الغلیل: ۲۳۴۸

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الذِّى يَأْتِى الْبَهِيمَةَ حَدٌّ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جو کسی جانور سے بد فعلی کرے اس پر کوئی حد نہیں۔

سنن الترمذی: 1479، ابوداؤد، ارواء الغلیل: ۲۳۴۸

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (" مَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَأَقْتُلُوهُ وَأَقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ مَعَهُ " فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (شَيْئًا وَلَكِنْ أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا شَيْءٌ أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ

حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی جانور سے برائی کرے تو اسے اور جانور کو قتل کر دو۔ تو ہم نے کہا کہ چوپائے کو کس لئے قتل کیا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا البتہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے ساتھ بد فعلی کی وجہ سے اس کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ حاصل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔

سنن الترمذی: 1479، ارواء الغلیل: ۲۳۴۸

{ رائج } مفعول بہ جانور کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ اگر اس کے متعلق حضرت ابن کو ؓ کو کوئی حدیث معلوم ہوتی تو وہ اس حدیث کی مخالفت نہ کرتے البتہ اس کا گوشت کھانا کراہت سے خالی نہیں۔

[۱۲] غلام کو آزاد کی سزا کے نصف کوڑے لگائے جائیں گے۔

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ

ان عورتوں پر آزاد عورت سے نصف سزا ہے

[النساء: ۲۵]

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أُرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَى أُمَةٍ سَوْدَاءَ زَنْتَ لِأَجْلِهَا الْحَدَّ ، قَالَ : فَوَجَدْتُهَا فِي دَمِهَا ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : « إِذَا تَعَالَتْ مِنْ نَفْسِهَا فَاجْلِدْهَا خَمْسِينَ »

حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک لونڈی کو کوڑا لگانے کے لئے بھیجا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا میں نے اسے حالت نفاس میں پایا میں واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا جب وہ نفاس سے نکل آئے تو اسے پچاس کوڑے لگا دینا۔ مسند احمد بن حنبل: ۱۱۴۲،

حضرت ابن عباس کا موقف یہ ہے کہ غیر شادی شدہ غلام پر کوئی حد نہیں کیوں کہ قرآن میں ہے کہ [فاذا احسن] جب وہ شادی کر لیں۔ اس کا جواب یہاں یہ دیا گیا ہے کہ احسان سے مراد یہاں اسلام ہے فی الحقیقت لفظ احسان کلام عرب میں روکنے کے معاملہ میں مستعمل ہے اور کتاب و سنت میں اسلام حریت پاکدامنی اور شادی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

[۱۳] لونڈی کو اس کا سردار یا حاکم وقت ہی کوڑے لگائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنْتَ الْأُمَّةَ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثْرَبْ ثُمَّ إِنْ زَنْتَ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثْرَبْ ثُمَّ إِنْ زَنْتَ الثَّلَاثَةَ فَلْيَبْعِهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے حد کے کوڑے لگائے اور پھر اسے اس پر ملامت نہ کرے، پھر اگر وہ زنا کرے تو وہ کوڑے لگائے اور اس پر اسے ملامت نہ کرے پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو وہ اسے فروخت کر دے خواہ ایک رسی کے بدلے ہی بیچے۔

صحیح البخاری: ۲۱۵۲

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرْقَائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ

حضرت ابو عبد الرحمن ؓ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے خطبہ دیا اور کہا اے لوگو! اپنے شادی شدہ اور غیر شادی شدی ہر طرح کے غلاموں پر حد قائم کرو۔
صحیح مسلم: ۴۵۴۷

[۱۴] محرم عورت سے شادی کرنے والے کا حکم۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيتُ عُمَى وَمَعَهُ رَايَةُ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ.

حضرت یزید بن براء ؓ سے مروی ہے کہ میں ایک دن اپنے چچا کو مالان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے ان سے کہا کہاں کا ارادہ ہے تو انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنی والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے اور مجھے آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ اس کی گردن اڑادوں اور اس کا مال چھین لوں۔
صحیح ابوداؤد: ۴۴۵۹، ارداء الغلیل: ۲۳۵۱

[۱۵] رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو بھی رجم کرایا۔

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً زَيْنًا
حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہود کے ایک آدمی کو اور ایک عورت کو رجم کیا، انہوں نے زنا کیا تھا۔
صحیح ابوداؤد: ۴۴۵۷

[۱۶] پاگل کو رجم نہیں کیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان آدمی [ماعرز سلمی ؓ] رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے وہ باوازی بلند کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ نے ان سے منہ پھیر لیا اسی طرح اس شخص نے چار مرتبہ آکر اقرار کیا یوں اس نے جب اپنے آپ پر چار مرتبہ گواہیاں دے دیں تو آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کیا تو پاگل ہو گیا ہے؟ وہ بولے نہیں آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے اس نے کہا ہاں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔
صحیح البخاری: ۶۸۱۵

[۱۷] لونڈی کو جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَثْرَبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ فَالْثَلَاثَةُ فَلْيَبْعِهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے حد کے کوڑے لگائے اور پھر اسے اس پر ملامت نہ کرے، پھر اگر وہ زنا کرے تو وہ کوڑے لگائے اور اس پر اسے ملامت نہ کرے پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو وہ اسے فروخت کر دے خواہ ایک رسی کے بدلے ہی بیچے۔
صحیح البخاری: ۲۱۵۲

[۲] چوری کا بیان

لغوی وضاحت: لفظ سرقہ سے مراد چرائی ہوئی چیز ہے۔ باب سرقہ یسرقہ [ضرب] اور باب استرق یسرق [افعال] چرانا۔
شرعی تعریف: کسی کامل اسکی حفاظت کی جگہ سے چھپ کر لینے کی لئے آنا
عن ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَطَعَ سَارِقًا فِي مَجَنٍّ ، قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ .
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے ایک ڈھال چرائی تھی جس کی قیمت تین درہم تھی۔
صحیح مسلم: ۱۶۸۶

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى حِمِيصَةٍ لِي ثَمَنُهَا ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأَخَذَ الرَّجُلُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقَطَعَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِيهِ ثَمَنُهَا . قَالَ « فَهَلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ »

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں اپنی چادر پر سویا ہوا تھا کہ اسے چوری کر لیا گیا پھر ہم نے چور کو پکڑ کر رسول کے سامنے پیش کر دیا آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا صرف ایک چادر کی وجہ سے { اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا } جس کی قیمت تین درہم ہے میں نے یہ چادر اسے بہہ کر دی تو رسول ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہ کیا۔
صحیح ابوداؤد: ۴۳۹۴، ارواء الغلیل: ۲۳۱۷

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ ، فَصَاعِدًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ربع دینار اس سے زیادہ مالیت کی چیز میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔
صحیح البخاری: ۶۲۰۷

عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ « لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ »
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر صرف ربع دینار یا اس سے زیادہ {مالیت کی چیز} میں
صحیح مسلم: ۴۴۹۵

عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمَجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہیں کاٹا جائے گا۔
سنن النسائی: ۴۹۵۲

[۱] چور کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
اور چور مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے
(المائدہ: 38)

[۲] چور کا ایک مرتبہ اقرار یا دو عادل آدمیوں کی گواہی کافی ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَطَعَ سَارِقًا فِي مَجْنٍ ، قِيمَتَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ .
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے ایک ڈھال چرائی تھی جس کی قیمت تین درہم تھی۔
صحیح مسلم: ۱۶۸۶

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى حَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُهَا ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي
فَأَخَذَ الرَّجُلُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقَطَعَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ
وَأُسْتَسْئِلُهُ ثَمَنَهَا . قَالَ « فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ »

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں اپنی چادر پر سویا ہوا تھا کہ اسے چوری کر لیا گیا پھر ہم نے چور کو پکڑ کر رسول کے
سامنے پیش کر دیا آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا صرف ایک چادر کی وجہ سے { اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا } جس
کی قیمت تیس درہم ہے میں نے یہ چادر اسے ہبہ کر دی تو رسول ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہ کیا۔
صحیح ابوداؤد: ۴۳۹۴، ارواء الغلیل: ۲۳۱۷

وَأَشْهَدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِنْكُمْ

اور اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو گواہ بنا لو

[الطلاق: ۲]

[۳] سزا معاف کرنے کی مجاز شخص کی تلقین مستحب ہے اور کاٹی ہوئی جگہ کا علاج کیا جائے گا۔

عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ سَرَقَ فَسَأَلَهُ أَسْرَقْتَ قُلْ : لَأَقَالَ: لَا فَتَرَكَهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی تو آپ نے اس سے پوچھا کیا تو نے چوری کی ہے کہ وہ نہیں
، اس نے کہا نہیں تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

مصنف عبدالرزاق: ۱۸۹۲۰، ارواء الغلیل: ۲۴۲۷

[۴] جس کی چوری ہوئی ہے وہ اگر حاکم کے پاس پہنچنے سے پہلے چور کو معاف کر دے تو حد ساقط ہو جائے گی لیکن عدالت میں

پہنچنے کے بعد نہیں کیونکہ اب تو حد واجب ہو چکی ہے

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى حَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُهَا ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي
فَأَخَذَ الرَّجُلُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقَطَعَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ
وَأُسْتَسْئِلُهُ ثَمَنَهَا . قَالَ « فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ »

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں اپنی چادر پر سویا ہوا تھا کہ اسے چوری کر لیا گیا پھر ہم نے چور کو پکڑ کر رسول کے
سامنے پیش کر دیا آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا صرف ایک چادر کی وجہ سے { اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا } جس
کی قیمت تیس درہم ہے میں نے یہ چادر اسے ہبہ کر دی تو رسول ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہ کیا۔

صحیح ابوداؤد: ۴۳۹۴، ارواء الغلیل: ۲۳۱۷

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تَعَاَفُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آپس میں حدود کو معاف کر دیا کرو اور جو میرے پاس پہنچ جائے گی تو وہ واجب ہو جائے گی۔

صحیح ابوداؤد: ۴۳۷۶، صحیح الجامع الصغیر: ۲۹۵۵،

[۵] پردہ پوشی کرنا بہتر ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ : « مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالیں گے صحیح البخاری: ۲۳۱۰ متفق علیہ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ « لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ کسی بندے پر دنیا میں پردہ نہیں ڈالتا مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈال دیں گے۔

صحیح مسلم: ۶۷۵۹

[۶] پھل اور کھجور کا گودا چرانے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب تک مالک نے توڑ کر محفوظ جگہ میں ڈھیر نہ کر لیا ہو، جب وہ اسے کھائے اور کچھ چھپا کر نالے جائے ورنہ اسے چرائے ہوئے مال کی دوگنی قیمت ادا کرنی ہوگی اور اسے تادیبی سزا بھی دی جائے گی مَنْ أَخَذَ بِفَمِهِ وَلَمْ يَتَّخِذْ خُبْنَةً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَمَنْ احْتَمَلَ فَعَلَيْهِ ثَمْنُهُ مَرَّتَيْنِ وَضَرْبُ نَكَالٍ ، وَمَا أُخِذَ مِنْ أَجْرَانِهِ فَفِيهِ الْقَطْعُ إِذَا بَلَغَ مَا يُؤْخَذُ مِنْ ذَلِكَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ

جو شخص { پھلوں کو } اپنے منہ سے پکڑے اور چھپا کر نہ لے جائے تو اس پر کچھ سزائیں نہیں اور کو اسے اٹھا کر لے جائے اس لازم کے کہ وہ دوگنی قیمت ادا کرے اور عبرت کے لئے اسے سزا بھی دی جائے گی اور جو چیز ڈھیروں سے اٹھائی جائے تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا جبکہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچتی ہو۔

مسند احمد: ۶۶۸۳، صحیح الجامع الصغیر: ۶۰۳۹

[۷] خائن ڈاکو اور غاصب کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - « لَيْسَ عَلَى الْمُتَّهِبِ قَطْعٌ وَمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا »

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خائن ڈاکو اور غاصب کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

صحیح ابوداؤد: ۴۳۹۳، ارواء الغلیل: ۲۴۰۳

[۸] ادھار لی ہوئی چیز کا انکار کرنے سے ہاتھ کاٹا جائے گا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں ایک مخزومی عورت ادھار سامان لیکر اس کا انکار کر دیتی تھی تو نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔
صحیح ابوداؤد: ۴۳۹۷، ارواء الغلیل: ۲۴۰۵

[۳] تہمت کی حد کا بیان

[۱] جو شخص کسی دوسرے پر زنا کی تہمت لگائے {اور گواہ پیش نہ کر سکے} تو اس پر تہمت کی سزا واجب ہو جائے گی اگر آزاد ہو تو اسی کوڑے اور اگر غلام ہو تو چالیس کوڑے۔

لغوی وضاحت: قذف کا معنی ہے، تہمت لگانا پھینکنا، یہ باب قذف یقذف {ضرب} سے مصدر ہے۔ باب قاذف یقاذف {مفاعلہ} ایک دوسرے کو تہمت لگانا، باب استقذف یستقذف {استفعال} تہمت لگانا۔
شرعی تعریف: آدمی کا کسی دوسرے پر زنا کی تہمت لگانا قذف کہلاتا ہے
اللہ تعالیٰ کا فرمان:

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
جو لوگ پاکدامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔
(النور: 23)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] / قَالَ : " اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمَوْبِقَاتِ " قُلْنَا : وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : " الشَّرْكُ بِاللَّهِ ، وَالسَّحَرُ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ "

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو ہم نے کہا وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اور جادو، ناحق کسی کو قتل کرنا، اور یتیم کے مال کو کھانا اور سود کھانا، اور لڑائی کے دن میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا پاکدامن بے خبر مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا
صحیح البخاری: ۶۸۵۷

عَائِشَةُ قَالَتْ فَأَمَرَ بَرَجَلَيْنِ وَأَمْرَأَةً مِمَّنْ تَكَلَّمَتْ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانَ بْنِ تَابِتٍ وَمِسْطَحِ بْنِ أُنَاثَةَ. قَالَ الثَّقَلَيْنِ وَيَقُولُونَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ

قال الشيخ الالبانی حسن، صحیح ابوداؤد: ۴۴۷۴

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کریں ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ وہ فاسق ہیں
(النور: 4)

[۲] سزا کے اقرار یا دو عادل گواہوں کی شہادت سے ثابت ہو جائے گی اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ کبھی بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَاعْدُوا يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے انیس صبح اس کی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر وہ زنا کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔
بخاری (415) و مسلم (121/5)
ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَأَشْهَدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِنْكُمْ

اپنے میں سے دو عادل افراد کو گواہ بناؤ۔

[الطلاق: ۲]

[۳] اگر کوئی شخص تہمت لگانے کے بعد چار گواہ پیش کر دے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور اسی طرح جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو بھی اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کریں ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ وہ فاسق ہیں (النور: 4)

[۴] نشہ آور چیز پینے کی حد کا بیان

[۱] جو شخص مکلف اور خود مختار ہو کر نشہ آور چیز پی لے اسے امام کی رائے کے مطابق چالیس یا اس سے کم و بیش کوڑے لگائے جائیں گے خواہ جوتے ہی مار دے جائیں۔

{ جہور } شراب یا اس کے علاوہ دیگر نشہ آور مشروبات میں کوئی فرق نہیں ہر نشہ آور مشروب حرام ہے قلیل ہو یا کثیر ہی رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے { كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ } ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

صحیح ابوداؤد: ۳۶۷۹، ارواء الغلیل: ۲۳۷۳

عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شراب کے معاملے میں چھڑی اور جوتیوں کے ساتھ حد لگائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے

صحیح البخاری: ۶۳۹۱، متفق علیہ

جلد النبی صلی اللہ علیہ و سلم أربعین و أبو بکر أربعین و عمر ثمانین و کل سنة و هذا أحب إلی نبی کریم ﷺ نے چالیس اور حضرت ابو بکر ﷺ نے چالیس اور حضرت عمر ﷺ نے اسی کوڑے سزا دی اور ہر ایک سنت ہے اور یہی مجھے زیادہ پسند ہے صحیح مسلم: ۱۷۰۷

عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أُتِيَ بِالنَّعِمَانِ أَوْ ابْنِ الثُّعْمَانِ وَهُوَ شَارِبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، فَضْرَبُوهُ بِالْجُرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ» عقبہ بن حارث ﷺ سے مروی ہے کہ نعمان یا ابن نعمان کو شراب پینے کی وجہ سے لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ سے تمام گھروالوں کو مارنے کا حکم دیا میں ان میں سے تھا جنہوں نے اسے جوتیوں اور چھڑیوں سے مارا۔

صحیح البخاری: ۶۳۹۳

عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةً أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَتَقَوْمُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنَعَالِنَا وَأَرْدَيْنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ

حضرت سائب بن یزید ﷺ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں امارت ابو بکر ﷺ میں اور امارت عمر ﷺ کی ابتداء میں ہمارے پاس شراب پینے والا لایا جاتا تو ہم اسے اپنے ہاتھوں، جوتیوں اور چادروں کے ساتھ مارتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر ﷺ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں انہوں نے چالیس کوڑے لگائے لیکن جب لوگوں نے شرکشی کی تو انہوں نے اسی کوڑے لگانا شروع کر دیا۔

صحیح البخاری: ۶۳۹۷

[۲] چوتھی مرتبہ شراب پینے پر قتل منسوخ ہے

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : «إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ»

حضرت معاویہ بن سفیان ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شراب پیئے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر دوسری مرتبہ پیئے تو پھر کوڑے لگاؤ، پھر تیسری مرتبہ پیئے تو پھر کوڑے لگاؤ، مگر جب چوتھی مرتبہ پیئے تو اس کی گردن اڑا دو۔

صحیح ابوداؤد: ۴۴۸۲، صحیح الجامع: ۶۳۰

{جہور} اسے قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ قتل کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

حد قائم کرنے کی چار شرائط ہیں۔

{۱} عقل {۲} بلوغت {۳} خود مختاری {۴} علم

[۳] حدود قائم کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ : « حَدُّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمَطَّرُوا أَرْبَعِينَ صَبَاحًا » حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک حد جس کے مطابق زمین میں عمل کیا جاتا ہے اور اہل ارض کے لیے چالیس دنوں کی بارش سے بہتر ہے

ابن ماجہ: ۲۵۳۸، الترمذی،

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی حدود میں سے ایک حد قائم کر دینا اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے

صحیح ابن ماجہ: ۲۵۳۷، صحیح الجامع الصغیر: ۱۱۴۰

[۵] تعزیر کا بیان

لغوی وضاحت: تعزیر کا معنی، سخت مارنا اور ادب دینا، باب عزیر عزیر {تفعیل} سے مصدر ہے۔

شرعی تعریف: ایسی سزا جو حد کے علاوہ ہو۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ دِينَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ: « لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى »
حضرت ابو بردہ بن دینارؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود کے علاوہ دس کوڑے سے زیادہ کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔

بخاری (311 / 4)

[۱] تعزیر کے اقسام

{۱} قید کرنا جیسا کہ نبی نے کیا

{۲} جلاوطن کرنا جیسا کہ آپ ﷺ محتشین کو کیا

{۳} کلام چھوڑ دینا جیسا کہ جنگ تبوک میں پیچھے رہنے والے تین صحابیوں سے کیا

{۴} ایسی گالی جس میں فحش نہ ہو۔

فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِحُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ

پھر (دوسرے دن) وہ صبح کے وقت ڈرتے ڈرتے اور چوکنا رہتے ہوئے شہر میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہے کہ وہی شخص جس نے کل مدد کے لیے اسے پکارا تھا آج پھر اسے پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے کہا تم صریح گمراہی میں ہو۔

(التقصص: 18)

[۶] باغی کی حد کا بیان

لغوی وضاحت: محارب کے معنی ہے لڑائی کرنے والا۔ یہ باب حارب محارب {مفاعله} سے اسم فاعل ہے۔

شرعی تعریف: جو لوگوں کو قتل ہونے یا مال چھین جانے کے ڈر سے گھبراہٹ میں ڈال کر رکھے وہ محارب ہے خواہ شہر میں ہو یا اس سے خارج ہو اللہ تعالیٰ کا فرمان :

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا انہیں سولی دیدی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے عذابِ عظیم ہے

(المائدہ: 33)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتِهَا وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَتَيْ بِهُمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسَمِهِمْ حَتَّى مَاتُوا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں کے ریوڑ میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ ملا کر پیئیں انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور تند رست ہو گئے لیکن اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہکالے گئے۔ آپ ﷺ نے انکی تلاش میں سوار بھیجے اور انہیں پکڑ کر لایا گیا پھر انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دے گئے اور انکی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انکے زخموں پر داغ نہیں لگوا یا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

صحیح البخاری: ۶۸۰۲

[۱] حاکم جس سزا میں مصلحت سمجھے گا وہی دے گا یہ سزا ہر اس شخص کو دی جائے گی جو راستوں یا شہروں میں لوگوں کو لوٹے جب وہ اس طرح زمین میں فساد برپا کرنا چاہتا ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان :

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا انہیں سولی دیدی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے عذابِ عظیم ہے

(المائدہ: 33)

اس آیت میں امام کو اختیار دیا گیا ہے اور امام کی غیر موجودگی میں اس کا کوئی قائم مقام یہ سزا دے سکتا ہے کیونکہ اس سے پھیر دینے والا کوئی قرینہ کتاب و سنت میں موجود نہیں

[۲] اگر باغی گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

مگر جو لوگ قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے

(المائدہ: 34)

امام حزم فرماتے ہیں اگر کوئی کہے کہ کفر کے علاوہ کوئی نافرمانی محاربہ میں شامل نہیں تو اس کا جواب یہ آیت ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ - فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم مؤمن ہو۔
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم مؤمن ہو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے
رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اور اگر توبہ کر لو تو تم کو اپنا اصل مال لینے کا حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے
(البقرة: 278-279)

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ
أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ
اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے
والے گروہ سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ اگر وہ رجوع کرے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کراؤ اور انصاف
کرو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے
(الحجرات: 9)

[۳] محارب کی نماز جنازہ کا حکم

محارب اگر مسلمان ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی اور اگر کافر ہے تو نہیں پڑھائی جائے گی۔
اللہ تعالیٰ کافرمان :

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ
ان {کفار و منافقین} میں سے اگر کوئی مر جائے تو آپ کبھی بھی ان پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔ بے شک انہوں نے اللہ اور
اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور نافرمانی کی حالت میں ہی فوت ہوئے ہیں۔
(التوبة: 84)

دوسری جگہ فرمایا:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ
نبی اور ایمان والوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں
(التوبة: 113)

[۷] بطور حد قتل کے مستحق افراد کا بیان

وہ حربی اور مرتد ہے۔

حربی سے مراد دار الحرب میں رہنے والا مشرک ہے۔ اسے قتل کرنے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔
اللہ تعالیٰ کافرمان :

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ

ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے

(التوبہ: 29)

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

تم تمام مشرکوں کے سے قتال کرو جیسا کہ وہ تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے

(التوبہ: 36)

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(البقرة: 190)

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

اللہ ان لوگوں کو کس طرح ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان کے بعد کفر کیا حالانکہ وہ اس بات کی گواہی دے چکے ہیں کہ رسول برحق ہے اور ان کے

پاس واضح نشانیاں بھی آچکی ہیں اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

(آل عمران: 86)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ أَزْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ

جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا اور اپنے کفر میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی ایسے لوگ پکے گمراہ ہیں۔

(آل عمران: 90)

عن بريدة رضي الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أَمَرَ أميراً على جيش أو سرية، أوصاه في

خاصته بتقوى الله تعالى ومن معه من المسلمين خيراً، ثم قال : " اغزوا باسم الله في سبيل الله، قاتلوا من كفر

بالله،

حضرت ابو بريدہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کو لشکر کا امیر بناتے تو اسکو تقویٰ، اللہ اور مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت

کرتے پھر فرماتے "اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جنگ کرو اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان سے قتال کرو۔

صحیح مسلم: ۱۷۳۱

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔

صحیح البخاری: ۶۹۲۲

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ

اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین میں سے ایک سبب سے جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو چھوڑنے والا،

صحیح البخاری: ۶۸۷۸

أَبِي مُوسَى فَبَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتَبَعَهُ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ : أَنْزِلْ وَإِذَا رَجَلٌ عِنْدَهُ مَوْتٌ ، فَقَالَ مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ ، دِينَ السُّوءِ فَتَهُودُ ، قَالَ : لَأَجْلِسَ حَتَّى يُقْتَلَ ، قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَبُو مُوسَى ﷺ كَوَآءِ يَمَنِ بِيَجَا پھر اس کے بعد معاذ بن جبل ﷺ یمن پہنچے اور انہوں نے حضرت ابو موسیٰ ﷺ کے پاس ایک یہودی کو دیکھا جو مسلمان ہو کر پھر یہودی ہو گیا تھا تو انہوں نے پھر مایا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا جائے اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے۔

صحیح البخاری: ۶۹۲۳

[۱] مرتد کو جلا یا نہیں جائے گا

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : أَتَيْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَزْنَادَةَ فَأَحْرَقَهُمْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْرِقْهُمْ لَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَالَ : " لَأَتَعَذَّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ " حضرت عکرمہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت علی ﷺ کے پاس زنا دلیقوں کو لایا گیا تو انہوں نے انکو جلا دیا یہ بات جب حضرت ابن عباس کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اگر میں قتل کرتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب مت دو صحیح البخاری: ۶۹۲۲

[۲] مرتد عورت کو قتل کرنے کا حکم

{ رائج } مرتد عورتوں کو بھی قتل کیا جائے گا

[۳] کسی کو کافر قرار دینے سے پہلے واضح دلیل ناگزیر ہے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ : « وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ » حضرت ضحاک بن ثابت ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو کفر کی تہمت لگائے وہ اسے قتل کرنے کے مانند ہے۔ صحیح البخاری: ۶۱۰۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کہے اے کافر تو ان میں سے ایک اس کے ساتھ لوٹے گا { اگر سامنے والا کافر نہیں ہے تو کہنے والا کافر ہو جائے گا }

صحیح البخاری: ۶۱۰۳

[۴] کافر ہونے کے لئے کفر پر شرح صدر ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان :

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

جس کسی نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس سے کفر کیا سوائے اس صورت کے کہ اسے مجبور کر دیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو لیکن جس نے کفر کے لیے سینہ کھول دیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

(النحل: 106)

جو مجبور اکلہ کفر کہے وہ کافر نہیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

جس کسی نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس سے کفر کیا سوائے اس صورت کے کہ اسے مجبور کر دیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو لیکن جس نے کفر کے لیے سینہ کھول دیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔
(النحل: 106)

[۵] ایک ضروری وضاحت

جن روایات میں رسول اللہ ﷺ نے بعض افعال کو خود کفر قرار دیا ہے مثلاً:
لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
میرے بعد کافر بن کر نہ لو ٹنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔
صحیح البخاری: ۶۴۰۳

سَيَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔
صحیح البخاری: ۵۶۹۷

[۶] جادو گر اور کاہن۔

اللہ تعالیٰ کافر مان :

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ

حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے

[البقرة: ۱۰۲]

كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ فَقَتَلْنَا فِي يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ

حضرت عمرؓ نے اپنی وفات سے ایک سال قبل یہ لکھ کر بھیجا کہ جادو گر کو قتل کر دو روای حدیث کہتے ہیں ہم نے ایک دن میں تین جادو گر قتل کر دیے

صحیح ابوداؤد: ۳۰۴۵، قال الشيخ الالبانی الصحيح فی صحیح وضعیف ابوداؤد،

[۷] جادو گر کی تصدیق کرنے والے کا انجام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کاہن یا عراف کے پاس آیا اور اس نے اسکی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا کفر کر دیا۔

مسند احمد: ۹۵۳۶، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۳۳۸۷

عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے عرف کے پاس آکر کچھ پوچھا چالیس دن اسکی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔
صحیح مسلم: ۲۲۳۰

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ افْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ افْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحَرِ زَادَ مَا زَادَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے علم نجوم سیکھا جتنا زیادہ علم نجوم سیکھے گا اتنا زیادہ جادو سیکھے گا۔

صحیح ابوداؤد: ۳۹۰۷، "السلسلة الصحيحة" 2 / 435

[۸] اللہ اور اس کے رسول یا اسلام یا کتاب اللہ یا سنت کو گالی دینے والا اور دین میں طعن کرنے والا

ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَلَدِ تَشْتُمُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - « أَلَا أَشْهَدُوكُمْ أَنَّ دَمَهَا هَذَرٌ ».

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک اندھے عورت کی ام ولد لونڈی نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھیں { ایک مرتبہ ایک صحابی کے سامنے آپ ﷺ کو گالی دے رہی تھی تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا } تو آپ ﷺ نے فرمایا خبردار گواہ ہو جاو بلاشبہ اس لونڈی کا خون رائیگاں ہے۔
صحیح ابوداؤد: ۴۳۶۳، ارواء الغلیل: ۱۲۵۱

[۹] شاتم رسول ذمیوں کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب یہودی تم پر سلام کریں اور ان میں سے کوئی کہے آپ پر موت ہو تو تم کہو اور تجھ پر بھی۔

صحیح البخاری: ۶۵۲

[۱۰] کافر، منافق اور زندیق میں فرق

کافر: جو دین حق کا نہ تو ظاہری طور اعتراف کرے اور نہ ہی باطنی طور پر۔

منافق: جو زبان سے تو اعتراف کرے لیکن دل میں کفر رکھے

زندیق: جو ظاہر و باطن میں اعتراف کرے لیکن بعض ثابت و واضح دلیل کی ایسی تاویل و تفسیر کرے جو صحابہ و تابعین کی تفسیر اور اجماع امت کے خلاف ہو۔

تاویل کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] جو کتاب و سنت اور اتفاق امت سے قطعی طور پر ثابت مسائل کی مخالفت نہ کرے۔

[۲] جو ان مسائل کے خلاف ہو یہی زندق ہے ہر وہ شخص جو شفاعت، روز قیامت، رویت الہی، عذاب قبر، منکر نکیر، کے سوال، پیل صراط اور حساب و کتاب کا انکار کرتے ہوئے ایسی فاسد تاویل پیش کرے جو پہلے کبھی نہ سنی گئی ہو تو وہ زندیق ہے۔

[۱۱] ان تمام سے توبہ طلب کر لینے کے بعد انہیں قتل کر دیا جائے گا۔

أَبِي مُوسَى فَبَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتَبَعَهُ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ : أَنْزِلْ وَإِذَا رَجَلٌ عِنْدَهُ مَوْتٌ ، فَقَالَ مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ ، دِينَ السُّوءِ فَتَهُودُ ، قَالَ : لَأَجْلِسَ حَتَّى يُقْتَلَ ، فَضَاءَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَبُو مُوسَى ﷺ كَوَآءِ فِي يَمَنِ بَهِيجَا پھر اس کے بعد معاذ بن جبل ﷺ یمن پہنچے اور انہوں نے حضرت ابو موسیٰ ﷺ کے پاس ایک یہودی کو دیکھا جو مسلمان ہو کر پھر یہودی ہو گیا تھا تو انہوں نے پھر مایا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا جائے اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے۔

[۱۲] دیوث کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین میں سے ایک سبب سے جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو چھوڑنے والا، صحیح البخاری: ۶۸۷۸

[۱۳] ایمان چھپانے والے کا حکم

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِيبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

اور ایک مرد مومن جو آل فرعون میں سے تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا۔ بول اٹھا کیا تم ایک شخص کو اس بنا پر قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہوا تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہوا تو جس عذاب سے وہ تمہیں ڈرا رہا ہے وہ کسی نہ کسی حد تک ضرور تم کو پہنچ کر رہے گا۔ اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا اور جھوٹا ہو (المومن: 28)